

## 278446-اپنی والدہ کے علاج کے لیے قرضہ یا توکیات کے کی تقسیم سے پہلے اس رقم کو منہا کیا جائے گا؟

سوال

میرے والد محترم کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے، انہیں معاف فرمائے اور انہیں بخش دے۔ ہمیں وراثت میں زمین ملی، وراثت میں نقدی اموال شامل نہیں تھے، معاشی حالات اور ہماری والدہ کے مرض۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفائے عطا فرمائے۔ کی وجہ سے ہم نے قرضہ یا، بڑے بھائی نے سب سے زیادہ قرضہ یا، بلکہ یوں بھی ہوتا تھا کہ اگر ہمارا کوئی بھائی کسی سے قرضہ مانتا تو وہ بھی ہمارے بڑے بھائی کو ہی رقم دیتا تھا؛ کیونکہ وہی اس سارے معاملے کا ذمہ دار تھا۔

میر اسوال یہ ہے کہ : جس وقت یہ زمین فروخت کی جائے گی تو کیا اس وقت ہم قرضہ کی رقم منہا کر کے وراثت تقسیم کریں گے؟ اور کیا یہ ممکن ہے کہ بڑا بھائی زمین کی حقیقی قیمت دیگر بھائیوں سے خنیہ رکھے تاکہ بھائی اپنی وراثت لے کر ضائع نہ کر لیں، لیکن کچھ بھائیوں کو اس چیز کا علم بھی ہو اور وکیل کے پاس ان کے حقوق کی ضمانت بھی موجود ہو؟ آخر میں میں آپ سب سے گزارش کروں گا کہ میری والدہ کے لیے شفائی دعا کریں اور والد محترم کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کریں۔

پسندیدہ جواب

اول :

اگر ماں کے علاج کی ضرورت پڑے اور ماں کا کوئی ذاتی مال نہ ہو تو پھر اولاد پر علاج کروانا واجب ہے بشرطیکہ ان میں علاج کروانے کی استطاعت ہو؛ کیونکہ علاج معاجبہ بھی نام نفعہ میں شمار ہوتا ہے، اور ماں کا خرچ صاحب استطاعت اولاد پر واجب ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ اس بارے میں "المغنی" (168/8) میں لکھتے ہیں :

"آدمی کو والدین کا خرچ اٹھانے پر مجبور کیا جائے گا، اسی طرح اس کی اپنی اولاد پر چاہے بیٹی ہوں یا بیٹیاں، بشرطیکہ اولاد غریب ہو اور آدمی کے پاس ان پر خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔"

بنیادی طور پر والدین اور اولاد کا خرچ آدمی پر فرض ہے، اس کے دلائل کتاب و سنت اور اجماع سے ملتے ہیں، قرآن مجید میں اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

**(فَإِنَّ أَرْضَنُكُمْ فَاقْتُلُوهُنَّ أُبْخُرُهُنَّ).**

ترجمہ : اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلانے کی احرثت بچے کے باپ پر واجب قرار دی ہے [الطلاق : 6]

تو اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دودھ پلانے کی احرثت بچے کے باپ پر واجب قرار دی ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا :

**(وَعَلَى الْأُنْوَادِ لَهُ زَمْنٌ وَكَنْوَهُنَّ بِالْمُغْرُوفِ).**

ترجمہ : اور جن کے بچے میں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور کے ہو۔ [البقرة : 233]

ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

**(وَقُلْقَلِي رَبِّكَ الْأَنْبِيَاءُ إِلَيْهِ وَبِالْأَوْلَادِنِ إِحْسَانًا).**

ترجمہ: اور تیراپر وردگار صاف حکم دے چکا ہے تم اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا اور مان باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ [الإسراء: 23] لذاجب والدین کو خرچے کی ضرورت ہو تو ان پر خرچ کرنا بھی احسان میں شامل ہو گا۔

احادیث مبارکہ میں بھی اس چیز کی ترغیب ہے، چنانچہ بخاری اور مسلم میں ہے کہ: (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بند سے فرمایا: تم اپنے اور بچوں کیلئے اتنا لے سکتی ہو جس سے تمہاری ضرورت پوری ہو)

اور اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (سب سے بہترین کمائی وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے کمائے اور اولاد بھی انسان کی کمائی ہوتی ہے) ابو داؤد

اور اجماع سے اس کی دلیل یہ ہے کہ: ابن منذر کہتے ہیں: "ابل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ غریب والدین جن کا کوئی ذریعہ آمدن نہیں ہے نہ ہی ان کے پاس کوئی مال ہے تو ان کا خرچہ اولاد پر لازمی ہے۔ اسی طرح جنہیں ہم ابل علم سمجھتے ہیں سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ آدمی پر ان بچوں کا خرچہ واجب ہے جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔"

اس کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ جس طرح آدمی کا <sup>ٹکڑا</sup> اولاد ہوتی ہے تو اسی طرح اولاد بھی اپنے باپ کا <sup>ٹکڑا</sup> ہوتی ہے، تو جس طرح آدمی پر لازمی ہے کہ وہ اپنی اولاد پر خرچ کرے اور ابل خانہ کی ضروریات پوری کرے تو اسی طرح آدمی کی اولاد پر بھی واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنے والدین کی ضروریات پوری کرے "ختم شد"

دوم:

اگر اولاد کے پاس وسائل نہ ہوں اور وہ اپنی والدہ کا علاج کروانے کے لیے قرضہ اٹھائیں تو:

اگر انہوں نے قرضہ اٹھاتے ہوئے نیت کی تھی کہ وہ یہ رقم واپس لیں گے تو وہ واپس لے سکتے ہیں، لہذا اگر والدہ کے پاس رقم لوٹانے کی استطاعت ہو تو والدہ سے رقم لے سکتے ہیں، یا ان کی وفات کے بعد ان کے ترکے سے منہا کر سکتے ہیں۔

اور اگر انہوں نے قرضہ اٹھاتے ہوئے واپس لینے کی نیت نہیں کی تھی تو یہ ان کی جانب سے اپنی والدہ کی خیر خواہی ہے، اب وہ اس کا مطالبه نہیں کر سکتے۔

دائیٰ فتویٰ کیمیٰ کے فتاویٰ: (205/16) میں ہے کہ:

"میرے والد صاحب کی عمر تقریباً 75 سال ہے اور وہ ابھی حیات ہیں، ان کا ایک میٹھی کا پرانا گھر تھا اور اس کی جگہ بھی مناسب تھی تو میں نے پرانے گھر کو گرا کر نیا اور منہتہ گھر اپنے ذاتی خرچ سے تعمیر کروادیا۔۔۔ اخ"

تو کیمیٰ کا جواب تھا:

"آپ نے ذکر کیا کہ والد کے گھر پر آپ نے اپنی ذاتی جیب سے خرچ کیا، تو اگر آپ اس وقت نیکی سمجھ کر یہ کر رہے تھے اور واپس پیسے لینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا تو آپ کو اس کا اجر ملے گا آپ اپنے والد سے اس رقم کی واپسی کا مطالبه نہیں کر سکتے۔

لیکن اگر آپ نے اس وقت رقم واپس لینے کی نیت سے مکان پر خرچ کیا تھا تو ایسی صورت میں آپ واپس لے سکتے ہیں "ختم شد"

سوم:

والد کے ترکے میں سے ملنے والی زمین سے متعلق یہ ہے کہ اگر آپ کا مقصد یہ ہے کہ اس زمین میں سے والدہ کو ملنے والے حصے میں سے آپ قرضہ والی رقم منہا کریں تو اس کی لفظی اور ذکر ہو چکی ہے۔

اور اگر سوال یہ ہے کہ بچوں کے حصے میں آنے والی وراثت میں قرضہ منہا کر کے بچوں میں تقسیم کیا جائے تو اس کا تعلق آپ لوگوں سے اور بڑے بھائی کی قرضہ لینے کی نیت پر ہے۔ چنانچہ اگر سب بھائی اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ قرضہ کی ادائیگی میں سب بھائی مل جائیں گے اور ترکہ تقسیم کرنے سے پہلے قرضہ منہا کر لیں گے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور اگر بڑا بھائی یہ کہتا ہے کہ اس نے قرض اس نیت سے لیا تھا کہ میں خود ہی اس کو اتاروں گا اور بھائیوں سے یہ رقم نہیں لوں گا تو پھر ایسی صورت میں وہ اکیلا ہی قرضہ چکائے گا، البتہ اگر بھائی پھر بھی مصر ہوں کہ انہوں نے بھی اس میں شامل ہونا ہے تو یہ پھر آپ کا داخلی معاملہ ہے۔

چہارم :

اگر ورثا بالغ ہیں اور سبھدار ہیں تو پھر کسی بھی وارث کو ان کی حقیقی وراثت چھپانے کا کوئی حق نہیں ہے، چاہے اسے یہ خدشہ ہو یا نہ ہو کہ بھائی دولت کو ضائع کر بیٹھیں گے۔

اور اگر ورثا میں کوئی نابالغ ہے یا سبھدار نہیں ہے تو پھر اس کا حصہ سرپرست یا وصی کی نظرانی میں ہو گا جسے عدالت متعین کرے گی۔

واللہ اعلم۔